ہر جاندار کو موت یقیناً آ کر رہے گی

نماز جنازہ

اور

کفن دفن کے مسائل

ترتیب

عطاء الرحمٰن قاسمی عفا اللہ عنہ

دار الافتاء و محکمہ قضاء محلہ قاضی سہارنپور

تصدیق نظر ثانی

حضرت مولانا مفتی مجد القدوس صاحب مدظلہ العالی

مفتی اعظم مظاہر علوم سہارنپور

ناشر

مجلس دعوۃ الصدق محلہ قاضی سہارنپور

9412232411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. امابعد

نزع کی حالت کا بیان جب کسی پر موت کے آثار ظاہر ہوں تو اس کو داہنی کروٹ پر لٹا کر منہ قبلہ کی طرف کر دیں یا چت لٹا کر پاؤں قبلہ کی طرف کر دیں اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر دیں۔ اور اگر مریض کو قبلہ رخ کرنے سے تکلیف ہو تو اس کے حال پر چھوڑ دیں۔ پھر اس کے پاس بیٹھ کر کلمۂ شہادت آواز سے پڑھیں اشھدان لاالٰہ الا اللہ واشھدان محمداً عبدہ ورسولہ تاکہ تمہارے کلمے کو سن کر وہ بھی کلمہ پڑھ لے۔ اس کو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ کریں کیوں کہ وہ وقت بڑا مشکل ہے نہ معلوم اس کے منہ سے کیا نکل جائے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرنے والوں کو کلمہ کی تلقین کیا کرو۔ (مسلم)

☆ جب ایک دفعہ وہ کلمہ پڑھ لے تو خاموش ہو جائیں، اس کی کوشش نہ کریں کہ کلمہ جاری رہے اور کلمہ پڑھتے پڑھتے دم نکلے۔ ہاں اگر کوئی بات چیت اس کے بعد کرے تو پھر کلمہ پڑھیں تاکہ آخری کلام اس کا کلمہ ہو جائے۔ جب سانس اکھڑ جائے اور جلدی جلدی چلنے لگے ٹانگیں کھڑی نہ ہو سکیں ناک ٹیڑھی ہو جائے، کنپٹیاں بیٹھ جائیں تو سمجھنا چاہئے کہ نزع کی حالت ہے اور موت قریب ہے اس وقت کلمہ آواز سے پڑھنا شروع کریں اور سورۂ یٰس شریف پاس بیٹھ کر اس کو سنائیں اس سے موت کی سختی کم ہوتی ہے۔ حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے قریب المرگ مریضوں پر سورۂ یٰس پڑھا کرو۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند احمد)

☆ مرنے والے کے پاس اس وقت دنیا کی باتیں نہ کریں بال بچوں کو اور جس چیز سے زیادہ محبت ہو اس کے سامنے نہ لائیں ایسا نہ ہو ان کی محبت اس کے دل میں بیٹھ جائے۔ یہ وقت دنیا سے جانے کا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کا ہے۔ ایسی باتیں کریں کہ دنیا سے دل پھر کر اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہو جائے۔

☆ مرتے وقت اگر اس کے منہ سے خدانخواستہ کوئی غلط بات نکل جائے تو اس کا خیال نہ کریں نہ کسی سے تذکرہ کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ موت کی سختی کی وجہ سے عقل ٹھکانے نہیں رہی اس وجہ سے ایسا ہوا۔ اور عقل جاتے رہنے کے وقت جو کچھ ہو، وہ معاف ہے۔

☆ جب انتقال ہو جائے تو اس کے سب اعضاء درست کر دیں دونوں ہاتھ برابر میں رکھ دیں سینہ پر نہ رکھیں اور

ایک کپڑا لے کر ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر سر پر لا کر گرہ لگا دیں تا کہ منہ بند ہو جائے، کھلا نہ رہے۔ نرمی سے آنکھیں بند کر دیں اور اس وقت یہ دعا پڑھیں بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ دونوں پیر کے انگوٹھے ملا کر باندھ دیں تا کہ ٹانگیں نہ پھیلیں اور ایک چادر اڑھا دیں، اگر بتی یا لوبان وغیرہ جلا کر میت کے قریب رکھ دیں اور جب تک مردے کو غسل نہ دیا جائے اس کے پاس قرآن شریف نہ پڑھیں اور نہ ناپاک مرد اور عورت کو اس کے پاس آنے دیں، آس پاس میں لوگوں کو اطلاع کر دیں تا کہ نماز میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوں اور اس کے لئے دعا کریں۔

☆ تجہیز و تکفین میں بہت جلدی کی جائے سب سے پہلے قبر کا بندوبست کریں اور غسل، کفن، جنازہ اور دفن کا سامان فراہم کریں۔ اگر جمعہ کے دن کسی کا انتقال ہو جائے اور جمعہ کی نماز سے پہلے کفن دفن ہو سکے تو ضرور کر لیں صرف اس خیال سے جنازہ روک رکھنا کہ جمعہ کے بعد مجمع زیادہ ہو گا مکروہ ہے۔ (رد المحتار)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب تمہارا کوئی آدمی انتقال کر جائے تو اس کو دیر تک گھر میں مت رکھو بلکہ قبر تک پہنچانے اور دفن کرنے میں جلدی سے کام لو۔ (بیہقی، شعب الایمان)

غسل کا بیان: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص میت کو غسل دے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ جیسے ابھی دنیا میں آیا ہو اور جو میت کیلئے کفن کا انتظام کرے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا جوڑا پہنائیں گے۔

☆ میت کو نہلانے کا حق سب سے پہلے اس کے قریبی رشتہ داروں کو ہے کہ وہ نہلائیں کیونکہ یہ اپنے عزیز کی آخری خدمت ہے (درمختار) لوگ بلا وجہ میت کو غسل دینے سے بچتے ہیں یہ بری بات ہے۔ اپنے مردے کو خود غسل دینا چاہئے کوئی دوسرا شخص بھی نہلا سکتا ہے جو طریقۂ غسل اور ضروری مسائل سے واقف اور دیندار ہو۔ (رد المحتار)

☆ کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو بیوی کو اس کا چہرہ دیکھنا، اس کو نہلانا اور کفنانا درست ہے اور اگر بیوی کا انتقال ہو جائے تو شوہر کو اسے نہلانا، اس کا بدن چھونا اور ہاتھ لگانا درست نہیں البتہ دیکھنا درست ہے اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا اور جنازہ اٹھانا بھی جائز ہے۔

☆ جب کفن تیار ہو جائے تو پہلے نہلانے کیلئے ایک تختہ منگائیں اس کو پاک کر لیں اور تین یا پانچ یا سات مرتبہ اس کو لوبان وغیرہ کی دھونی دیں اور مردے کو تختہ پر (بہتر ہے) اس طرح لٹا دیں کہ قبلہ اس کے دائیں طرف ہو اور اس کے کپڑے نکال کر ناف سے پنڈلی تک ایک موٹا رنگین کپڑا ڈال دیں کہ ستر چھپا رہے اور بھیگنے کے بعد

اندر کا بدن نظر نہ آئے۔ اپنے پاس گرم ٹھنڈا پانی ضرورت کے مطابق رکھیں گرم کرنے کے وقت اس میں بیری کے پتے ڈالدیں پانی زیادہ گرم نہ ہو۔ ناف سے گھٹنے تک کے حصے کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ پہلے بائیں ہاتھ میں دستانہ پہن کر مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے بڑا استنجاء کرائیں۔ پھر خوب پانی سے نجاست کو صاف کردیں۔ اس کے بعد وضو کرائیں۔ پہلے منہ دھلائیں پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھلائیں پھر سر کا مسح کرائیں پھر تین دفعہ دونوں پیر دھلائیں کلی نہ کرائیں اور ناک میں پانی بھی نہ دیں بلکہ روئی کا پھایہ تر کر کے ہونٹوں، دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر کر پھینک دیں۔ ناک کے دونوں سوراخوں کو بھی اسی طرح روئی کے پھایہ سے صاف کریں، اس طرح تین دفعہ کریں اور اگر غسل کی ضرورت کی حالت میں انتقال ہوا ہے تو منہ اور ناک میں پانی ڈالنا ضروری ہے پانی ڈال کر روئی وغیرہ سے نکال لیں۔ وضو کے بعد سر اور ڈاڑھی کو صابن وغیرہ سے مل کر دھوئیں تا کہ صاف ہو جائے پھر بائیں کروٹ پر لٹائیں اور تین دفعہ سر سے پیر تک اتنا پانی ڈالیں کہ نیچے تک پہنچ جائے۔ پھر دائیں کروٹ پر لٹا کر اسی طرح تین دفعہ پانی ڈالیں کہ نیچے تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد میت کو ذرا سر کی طرف سے اٹھا کر ٹیک لگا کر بٹھلانے کے قریب کردیں اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں اور دبائیں تا کہ پیٹ میں اگر کچھ ہو تو نکل جائے، اگر کچھ فضلہ (پائخانہ وغیرہ) نکلے تو اس کو دھو دیں۔ وضو اور غسل دہرانے کی ضرورت نہیں۔ پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر کافور ملا ہوا پانی سر سے پیر تک تین مرتبہ ڈالدیں، اس کے بعد بدن کو کپڑے سے صاف کر کے دوسرا خشک کپڑا ستر کے حصہ پر ڈالدیں، اور ناک، کان، منہ سے روئی نکال دیں۔

کفنانے کا طریقہ: جب غسل دیکر فارغ ہو جائیں تو کفن کو تین یا پانچ مرتبہ لوبان وغیرہ کی دھونی دیں پھر چار پائی پر لفافہ بچھا کر اس پر ازار بچھا دیں پھر کرتہ کا نچلا نصف حصہ بچھا دیں اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دیں پھر میت کو غسل کے تختہ سے آہستگی سے اٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں۔ کہ کرتہ کا گریبان گلے میں آجائے اور کرتہ برابر کردیں (اور جو تہ بند غسل کے بعد میت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دیں) اور سر، ڈاڑھی پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں اور سجدہ کی جگہوں (پیشانی، ناک اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور پاؤں) پر کافور مل دیں اس کے بعد ازار کا بایاں کنارہ میت کے اوپر لپیٹ دیں پھر دایاں۔ پھر لفافہ بھی اسی طرح لپٹیں۔ اور تینوں بند باندھ دیں۔

اگر حمل ساقط ہو جائے	اور بچے کے اعضاء نہ بنے ہوں		غسل نہ دیا جائے	نہ کفن بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر	گڑھا کھود کر گاڑ دیا جائے۔	
اگر حمل ساقط ہو جائے	اور عضو بن گئے ہوں۔	نام بھی رکھا جائے	غسل بھی دیا جائے	مگر قاعدہ کے مطابق کفن نہیں کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے	نماز نہ پڑھی جائے	

بچہ مرا ہوا پیدا ہو		اس کا نام رکھا جائے	غسل بھی دیا جائے	قاعدے کے مطابق کفن نہیں کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں	نماز نہ پڑھی جائے	قاعدے کے مطابق دفن کیا جائے۔
جو بچہ پیدا ہوتے ہی مرجائے		اس کا نام رکھا جائے	غسل بھی دیا جائے	کفن بھی دیا جائے	نماز بھی پڑھی جائے	دفن بھی کیا جائے

☆ کفن دفن کے سامان میں سے اگر کچھ کپڑا وغیرہ بچ جائے تو اس کو یونہی کسی کو دے دینا یا ضائع کر دینا جائز نہیں اگر وہ میت کے ترکہ میں سے لیا گیا تھا تو اس کو ترکہ میں ہی رکھنا واجب ہے۔ تاکہ شریعت کے مطابق ترکہ کی تقسیم میں وہ بچا ہوا سامان بھی شامل ہو جائے اور اگر کسی نے اپنی طرف سے دیا تھا تو وہ سامان اسی کو واپس کر دیا جائے۔

☆ میت کو کفنانے کے بعد اس کا منہ دکھانے کی رسم میں درج ذیل خرابیاں ہیں اس لئے یہ رسم واجب الترک ہے۔

(۱) بعض علاقوں میں میت کا منہ دیکھنے کو ضروری اور باعث اجر وثواب سمجھا جاتا ہے حالانکہ شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں، اس کو ثواب سمجھنا بدعت ہے اگر ثواب نہ بھی سمجھے تو اس سے رسم وبدعت کی ترویج وتائید ہوتی ہے۔

(۲) شرعی حکم یہ ہے کہ میت کو غسل دیتے وقت اور کفناتے وقت کم سے کم آدمی ہوں اور وہ میت کے اقارب واحباب میں سے ہوں تاکہ میت میں خدانخواستہ کوئی عیب یا تغیر پیدا ہو جائے تو اس کا افشانہ ہو، منہ دکھانے کی رسم شریعت کے اس حکم اور حکمت کے خلاف ہے۔

(۳) اگر میت کوئی مشہور شخصیت ہے تو اس کی منہ دکھائی کی رسم میں کئی گھنٹے لگ جاتے ہیں حالانکہ میت کے دفن میں تاخیر جائز نہیں۔

(۴) بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ میت کی تصویر لے کر اخبارات میں شائع کی جاتی ہیں جس میں تصویر کی لعنت وعذاب کے علاوہ میت کے چہرے میں تغیر کی اشاعت ہے جو حرام ہے۔

جنازہ کی نماز کا بیان: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائے اور صرف نماز جنازہ پڑھ کر واپس آ جائے تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور اگر وہ دفن سے فراغت کے بعد واپس آئے تو اس کو دو قیراط ثواب ملے گا (ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے)

☆ میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کوئی نیک پرہیزگار شخص ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

☆ نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں (۱) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ ہر تکبیر ایک رکعت کے قائم مقام ہے۔ اگر امام چار تکبیر سے زائد کہے تو مقتدی زائد تکبیرات میں امام کا اتباع نہ کریں، بلکہ خاموش کھڑے رہیں، جب امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیر دیں (۲) قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا۔

☆ نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں (۱) اللہ کی حمد وثنا کرنا (۲) درود شریف پڑھنا (۳) میت کے لئے دعا کرنا۔ جماعت اس میں شرط نہیں ایک آدمی بھی پڑھ سکتا ہے، اگر اور کوئی نہ ہو☆ تکبیر کہتے ہوئے سر کو اوپر نہ اٹھانا چاہئے۔☆ نماز جنازہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ امام میت کے سینے کے محاذی کھڑا ہو جائے اور سب لوگ یہ نیت کریں اے اللہ میں تیری رضا کیلئے نماز جنازہ پڑھنے کی اور میت کے واسطے دعا کرنے کی نیت کرتا ہوں، یہ نیت کر کے اللہ اکبر کہکر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیں پھر سبحانک اللّٰھم آخر تک پڑھیں پھر دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہیں اور درود شریف پڑھیں بہتر یہ ہے کہ وہی درود شریف پڑھیں جو نماز میں پڑھا جاتا ہے پھر تیسری مرتبہ اللہ اکبر کہیں اور اللھم اغفر لحینا وغیرہ آخر تک پڑھیں یا کوئی اور دعا جیسے اللھم اغفرله وارحمهٗ وغیرہ الخ پڑھیں دونوں پڑھ لیں تو بہت بہتر ہے پھر چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہیں اور اس کے بعد سلام پھیر دیں۔☆ اگر جوتے پر کوئی ناپاکی لگی ہوئی نہیں ہے تو جوتے پہن کر نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں اور اگر پیر نکال کر جوتے پر رکھ کر کھڑے ہو جائیں تو بھی نماز ہو جائے گی اگر چہ تلا ناپاک ہو۔

☆ جنازہ کو اٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے میت کے داہنی طرف کا اگلا پایہ اپنے کندھے پر رکھ کر کم از کم دس قدم چلیں اس کے بعد پچھلا داہنا پایہ داہنے کندھے پر رکھ کر کم از کم دس قدم چلیں پھر میت کے بائیں طرف کا اگلا پایہ اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر چلیں اسکے بعد پچھلا پایہ اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر چلیں، اس طرح چالیس قدم ہو جائیں گے۔ حدیث شریف میں جنازہ کو کم از کم چالیس قدم کندھا دینے کی بڑی فضیلت آئی ہے یہ کم از کم اٹھانے کا بیان ہے اس کے بعد ضرورت کے مطابق ساتھ چلنے والے کندھا بدلتے رہیں۔

☆ قبرستان پہنچ کر فضول باتیں نہ کریں بلکہ آخرت اور مرنے کے بعد کے حالات کو سوچیں کہ ایک دن ہمیں بھی یہاں آنا ہے اس کے لئے نیک عمل کی کوشش کریں۔

قبر کتنی گہری کھودی جائے: قبر کم سے کم انسان کے آدھے قد کے برابر گہری کھودی جائے قد سے زیادہ گہری نہ کی جائے قبر کا تختہ سے اوپر کا حصہ زیادہ گہرا ہونا چاہئے نیچے کا حصہ اتنا کافی ہے کہ میت کو اس میں سہولت سے رکھا جاسکے اور تختے میت سے ایک بالشت اوپر رہیں۔ جو لوگ قبر کو اتنا گہرا کرتے ہیں کہ مردہ بیٹھ سکے، اتنی گہرائی کی ضرورت نہیں، جو بٹھائے گا وہ اتنی جگہ بھی کر دے گا، ہم کو جتنی بات کا حکم ہوا ہمیں اسکے مطابق ہی کام کرنا چاہئے۔

☆ قبر ایک بالشت کے قریب اونچی کی جائے زیادہ اونچی کرنا مکروہ ہے۔

☆ حاضرین تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈالیں پہلی مرتبہ ڈالتے وقت منھا خلقنا کم پڑھیں دوسری مرتبہ وفیھا نعید کم اور تیسری مرتبہ ومنھا نخرجکم تارۃ اخریٰ پڑھیں۔

☆جب قبر بن جائے تو سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتیں مفلحون تک سرہانے کی طرف اور آخری آیتیں آمن الرسول سے ختم سورۃ تک پائتی کی طرف پڑھنا مستحب ہے۔ دفن کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھہرنا اور میت کیلئے دعاء مغفرت کرنا یا قرآن شریف پڑھکر ثواب پہنچانا مستحب ہے۔

☆دفن سے فارغ ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اور آپؐ کے صحابہ) قبر کے پاس کھڑے ہو کر میت کیلئے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا خود بھی فرماتے اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتے کہ اپنے بھائی کیلئے ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔

(۱) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قبرستان میں جائے اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخش دے تو مردوں کی تعداد کے برابر اس پڑھنے والے کو بھی ثواب ملے گا۔

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور سورۂ تکاثر پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو بخشے تو وہ مُردے قیامت کے دن اس کے لئے سفارش کریں گے۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سورۂ یٰس قبرستان میں پڑھے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ قبرستان والوں پر تخفیف فرما دیتے ہیں اور ان مردوں کی تعداد کے برابر اس پڑھنے والے کو ثواب مرحمت فرماتے ہیں۔

☆نہ قبروں کو بہت زیادہ اونچا کریں نہ پکی اینٹوں اور پتھروں سے قبروں کو پختہ بنائیں نہ ان پر قبّے بنائیں، قبروں پر چراغ جلانے اور قبروں کو سجدہ کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

☆نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی مومن کیلئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے سوائے بیوہ عورت کے کہ (شوہر کی موت پر) اس کے سوگ کی مدت چار مہینے دس دن ہے۔ سنت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہیں اللہ کی حمد وثنا کریں اور جب بھی غم یاد آئے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا کریں۔ ☆ غم کی وجہ سے کپڑے پھاڑنا، بلند آواز سے بیان کر کے رونا، نوحہ و ماتم کرنا، بال منڈوانا غیر شرعی افعال ہیں ان سے قطعاً اجتناب کریں۔

ایصال ثواب کا طریقہ: ایصال ثواب کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کوئی بھی نیک کام کریں نفل نماز پڑھیں نفل روزہ رکھیں یا نفل حج یا عمرہ کریں یا کسی مستحق کو ضرورت کے مطابق پیسے یا کپڑے وغیرہ دیدیں یا کلام پاک کی تلاوت کریں یا تسبیحات کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھیں یا اور کوئی نیک کام کریں اس کا ثواب میت کو پہنچا دیں۔ اس کے علاوہ جو مختلف رسمیں اور ایصال ثواب کی صورتیں لوگوں نے ایجاد کر رکھی ہیں سب بدعت، بے بنیاد اور گناہ ہیں ان سے بجائے ثواب کے الٹا گناہ ہو جاتا ہے۔ ایصال ثواب کے لئے شرعاً نہ کوئی خاص وقت یا دن مقرر ہے نہ کوئی

خاص جگہ، نہ یہ ضروری ہے کہ بہت سے آدمی جمع ہوں نہ یہ ضروری ہے کہ کھانے کی کوئی چیز اس وقت سامنے رکھی جائے۔ شریعت نے ایصال ثواب کو اتنا آسان بنایا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی بھی دن کسی بھی وقت کوئی بھی نفل عبادت کر کے اس کا ثواب میت کو پہنچا سکتا ہے۔☆ آج کل یہ رسم ہے کہ نماز جنازہ اور تعزیت کیلئے آنے والوں کے واسطے میت کے گھر والے کھانا پکوانے کو لازم اور ضروری سمجھتے ہیں، آنے والوں کو بھی چاہئے کہ اگر وہ میت کے اہل خانہ کے واسطے کھانا نہیں بھیجتے تو کم از کم اپنا بوجھ تو ان پر نہ ڈالیں۔

☆ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ ان کے بیٹے کا انتقال ہو گیا تو رسول ﷺ نے ان کو یہ تعزیت نامہ لکھوایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ کے رسول محمد ﷺ کی جانب سے معاذ بن جبل کے نام، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ پہلے میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں حمد وثنا کے بعد دعا کرتا ہوں اللہ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور صبر کی توفیق دے اور ہمیں اور تمہیں ہر حال میں شکر ادا کرنا نصیب فرمائے۔ بے شک ہماری جان ہمارا مال اور ہمارے اہل وعیال سب اللہ کے عطیے اور اس کی امانتیں ہیں اس اصول کے مطابق تمہارا بیٹا بھی تمہارے پاس اللہ کی امانت تھا اللہ نے کچھ دن تم کو اس سے نفع اٹھانے اور جی بہلانے کا موقع دیا اور اب ثواب کے بدلے واپس لے لیا، اللہ کی خاص نوازش اور رحمت کی تم کو بشارت ہو۔ تم ثواب کی نیت سے صبر کرو۔ تمہارا رونا دھونا تمہارے اجر وثواب کو ضائع نہ کر دے۔ اور پھر تمہیں شرمندگی اٹھانی پڑے۔ یاد رکھو رونا دھونا کسی میت کو واپس نہیں لا سکتا۔ نہ غم کو دور کرتا ہے۔ جو ہونے والا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اور جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اس لئے اس پر اب صبر اختیار کرو۔ والسلام

میراث کا بیان: شریعت کا حکم ہے کہ ترکہ میں جن حقوق کی ادائیگی واجب ہے ان کو ادا کر کے باقی میراث وارثوں کے درمیان جلد سے جلد تقسیم کر دیں تاخیر ہرگز نہ کریں۔ میراث کے معاملے میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ جس کے قبضہ میں جو مال ہے وہی اس کا مالک بن بیٹھتا ہے، اور طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے اس کو اپنے لئے حلال بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ جو بہت سخت گناہ ہے۔ کسی ایک دو وارث کا تمام ترکہ پر قبضہ کر لینا بالکل حرام ہے۔ عذاب قبر اور عذاب جہنم سے ڈریں اور ظلم وغصب سے باز آئیں اور تمام وارثوں کو شرع کے مطابق ان کا پورا پورا حق پہونچائیں ☆ بہنوں اور لڑکیوں کو اکثر لوگ میراث نہیں دیتے ان کو میراث سے محروم کرنا حرام اور ظلم ہے ان کا بھی پورا پورا حصہ ادا کرنا واجب ہے۔ فقط

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مرتب: عطاء الرحمٰن عفا اللہ عنہ ۸/ ذیقعدہ ۱۴۳۳ھ

9997178786